جامعہ کے لیل ونہار

رپورٹ
پروفیسر امین الرحمن ساجد

جامعہ سلفیہ اپنے بہترین نصاب کے ساتھ نصف صدی سے زائد عرصہ سے علوم نبوت کی نشر واشاعت میں مصروف عمل ہے اور طالبین وراثت نبوت کی تعلیم وتربیت اور انہیں معاشرہ کا ایک بہترین فرد بنانے کیلئے ادارہ اندرون وبیرون جامعہ مختلف قسم کے غیر نصابی پروگرامز کا انعقاد بھی کرتا رہتا ہے تاکہ طلبہ میں اصلاح معاشرہ کی استعداد پیدا ہو۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں علاقہ گلیات، کھیوڑہ، کلر کہار، قلعہ کٹاس لاہور اور دیگر شہروں میں آثار قدیمہ کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور نشریاتی اداروں کا وزٹ بھی کروایا جاتا ہے۔

چنانچہ امسال مدیر التعلیم صاحب کی کمال شفقت اور مولانا نجیب اللہ طارق صاحب کی مخلصانہ کوششوں سے آل جامعہ کیلئے 18 فروری بروز منگل کوگٹ والا پارک میں طلبہ واساتذہ کا ایک مشترکہ تفریحی پروگرام تجویز کیا گیا جس کیلئے جناب پرنسپل نے اساتذہ اور طلباء کو اس میں بھرپور شرکت پر زور دیتے ہوئے اس کی افادیت سے آگاہ کیا اور مزید یہ تجویز کیا گیا کہ اس میں طلبہ کی میزبانی اساتذہ خود کرینگے اور اس پروگرام کے اخراجات بھی اپنی طرف سے برداشت کرینگے۔

مدیر التعلیم اور شیخ نجیب اللہ طارق کے اس پرمسرت اعلان سے طلبہ میں غیر معمولی جوش وخروش دیکھنے میں آیا اور مختلف قسم کے تفریحی پروگرامز کی ترتیب اور تیاری پورے جذبہ سے شروع ہوئی جس کی نگرانی مدیر التعلیم صاحب کے حکم سے مدیر النادی شیخ محمد ادریس سلفی صاحب اور مولانا نجیب اللہ صاحب فرماتے رہے۔

چنانچہ 18 فروری کو صبح نو بجے طلبہ اپنی سواریوں کے ذریعے گٹ والا پہنچنے شروع ہو گئے اور جن طلباء کے پاس اپنی سواری نہیں تھی انہیں اسپیشل بسوں کے ذریعے گٹ والا پارک پہنچایا گیا۔ یہ پارک فیصل آباد، شیخوپورہ روڈ پر واقع ہے جو اپنی وسعت کے ساتھ ساتھ انتہائی سرسبز وشاداب تفریح کیلئے بہت ہی عمدہ یونٹ ہے جہاں فیصل آباد بھر کے سرکاری وغیر سرکاری سکولز اور کالجز کے اساتذہ اپنے سٹوڈنٹس سمیت آتے رہتے ہیں اور سارا دن ایک ساتھ گذارتے ہیں اور شہر کے دیگر لوگ بھی اپنی گھٹن دور کرنے کیلئے اس کھلی اور صاف فضاء میں یادگار لمحات گزارتے ہیں۔

بہرحال منگل کا روز طلبہ جامعہ کے لئے اس لئے تجویز کیا گیا کہ اس دن دیگر لوگ بہت ہی قلیل طور پر اس پارک میں آتے ہیں چنانچہ حسب ترتیب پروگرامز کا آغاز ہوا اور مولانا ادریس سلفی صاحب کی نگرانی میں جو پروگرامز ہوئے ان کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

رسہ کشی:۔ طلبہ و اساتذہ کے دو گروپ بنائے گئے جن کے لیڈر بالترتیب مولانا نجیب اللہ طارق صاحب اور مولانا محمد صدیق صاحب تھے۔ انتہائی دلچسپ منظر تھا کہ طلبہ و اساتذہ کی آپس میں تمام دوریاں ختم اور ایک ہی گھر کے تمام فرد لگ رہے تھے بغیر کسی حجاب کے ایک دوسرے کی معاونت کر رہے تھے بعدازاں جیتنے والوں کو حسب موقع انعامات سے بھی نوازا گیا۔

گولہ باری:۔ طلبہ و اساتذہ نے گولہ پھینکنے میں بھی بڑی دلچسپی کا اظہار کیا یہ یادگار لمحات طلبہ کبھی بھول نہ پائیں گے کہ جب ان کے ساتھ ان کے اساتذہ بھی اس کھیل میں شریک تھے خصوصاً مدیر التعلیم صاحب نے گولہ پھینک کر طلبہ کے جذبات کو چار چاند لگا دیئے۔

کرکٹ میچ:۔ گٹ والا پارک کے وسیع و عریض میدان میں کرکٹ کا شوق رکھنے والے طلبہ اپنے ذوق کی تسکین کیلئے کرکٹ کا سامان بھی ہمراہ کئے گئے تھے چنانچہ قاری نوید الحسن صاحب لکھوی اور ڈاکٹر عتیق الرحمٰن صاحب کی زیر قیادت الگ الگ ٹیمیں ترتیب دی گئی نہایت عمدگی سے دونوں ٹیموں نے کھیلا اور یہ میچ تمام طلبہ کی توجہ کا مرکز تب بنا جب مولانا نجیب اللہ طارق اور مدیر التعلیم صاحب نے اندھا دھند بیٹنگ کی اور حاضرین کے دل جیت لئے۔

کوئز پروگرام:۔ جنرل معلومات کے متعلقہ ایک کوئز پروگرام بھی ترتیب دیا گیا جسے مدیر النادی سلفی صاحب نے اپنے نہایت خوبصورت اور دلچسپ انداز میں پیش کیا اور اس میں شامل کئے گئے سوالات علمی، تربیتی، اصلاحی اور بے حد تفریحی تھے جس سے مسلسل سامعین محظوظ ہوتے رہے اور اس کے بعد تمام طلبہ و اساتذہ کی خدمت میں فروٹ پیش کیا گیا۔

نماز ظہر:۔ سیر و سیاحت کی دلفریب رنگینیوں اور انتظامات کی مصروفیت اور پروگرامز کی مشغولیت نے اہل علم و دانش اور طالبان دین حق کو اپنے فرائض سے غافل نہیں کیا کہ تفریح کے شوق میں نماز جیسے فرض میں کوتاہی کریں چنانچہ ڈیڑھ بجے سے دو بجے تک طلباء کو طہارت وضو کیلئے وقفہ دیا گیا۔ اور دو بجے گٹ والا پارک جہاں لوگ صرف سیر و سیاحت اور تفریح کیلئے ہی جاتے ہیں وہاں نماز ظہر اور نماز عصر

شیخ الحدیث جناب مولانا محمد یونس صاحب کی امامت میں ادا کی گی۔

مباحثہ:۔ جامعہ کے اس تفریحی دورہ کو مزید با مقصد بنانے کیلئے ایک تفریحی مگر علمی مباحثہ کا انعقاد کیا گیا جس میں اگر علمی دلائل تھے تو ساتھ میں طنز و مزاح بھی تھا کیونکہ یہ مباحثہ بعنوان' پینڈو زندگی اچھی یا کہ شہری' منعقد ہوا۔ جس کی صدارت خود پرنسپل جامعہ نے فرمائی اور اس میں طلبہ کے دو گروپ تھے ایک کی قیادت جامعہ کے ہونہار طالب علم بلال عبداللہ کر رہے تھے جبکہ دوسرے فریق کی نمائندگی جامعہ کے ذہین طالب علم عظیم اختر نے کی تمام طلبہ نے مدلل انداز میں نہایت خوبصورت پیرائے میں اپنے اپنے موقف کو پیشکیا قارئین کے لیے یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ اس موضوع کیلئے طلباء نے قرآن حدیث' محدثین' فقہاء' علماء اور انبیاء و صحابہؓ کی سیرت سے استدلال بھی کیا اور حالات حاضرہ سے نوک جھونک جاری رہی۔ ہر فریق کے دلائل یوں محسوس ہوتے تھے کہ وہ بالکل درست کہہ رہا ہے راقم الحروف کا تجزیہ ہے کہ حاضرین مباحثہ کا فیصلہ اپنی جگہ لیکن ایک بات ضرور سامنے آئی کہ قرآن سچ کہتا ہے **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ** کہ تمام اہل اسلام کیلئے رحمت کائنات نمونہ ہیں خواہ وہ دیہاتی ہوں یا شہری۔

بلاشبہ یہ پروگرام ایسے ہوتے ہیں جن سے طلبہ میں صحت مندروئیے جڑ پکڑتے ہیں اور گھٹے ہوتے جذباتی احساسات سے نکل کر وہ خود کو ایک خاندان' تنظیم' معاشرہ کا حصہ سمجھتے ہیں اور مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے میں خوف و خطرہ محسوس نہیں کرتے بلکہ خود کو زندگی کے تمام مسائل سے نمٹنے کے قابل سمجھتے ہیں جوان کی راہ میں آئیں یقیناً یہی وہ مواقع ہوتے ہیں کہ طلباء اپنی کمزوریوں کو برداشت کرتے ہیں اور دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف بھی یہی وجہ ہے کہ وہ نئے تجربات اور خیالات کو سراہتے ہیں جبکہ اساتذہ سے بھی تعلق مضبوط ہوتا ہے جس سے اساتذہ اپنے ان طلبہ کی جذباتی اور ذہنی رجحانات جان کر درست راہنمائی کر سکتے ہیں۔

مباحثہ کے دلچسپ پروگرام کے بعد اساتذہ جامعہ کی طرف سے تمام طلبہ کو بہترین کھانا پیش کیا گیا بلکہ یادگار لمحات یہ تھے کہ طلبہ کو کھانا خود اساتذہ نے اپنے ہاتھوں سے پیش کیا اور خود طلبہ کی خدمت کرتے رہے اس موقع پر شہر فیصل آباد سے تعلق رکھنے والے فضلاء جو مستقل معاونین ہیں ان کو بھی مدعو کیا گیا تھا وہ انتہائی مطمئن اور مسرور تھے کہ آج کے اس پروگرام نے ہمیں ماضی کی یاد دلا دی ہے چنانچہ شام چھ بجے تمام اساتذہ و طلبہ اور دیگر مہمانان خوشی و مسرت کے ان حسین لمحات کو دلوں میں بسائے اچھے جذبات کے ساتھ دعاؤں سمیت اپنی اپنی منزل کو روانہ ہوئے اور طلبہ نے نماز مغرب جامعہ میں ادا کی۔